اسباب النجاة من الفتنة الغلاة

(غلاۃ کے فتنے سے نجات کا ذریعہ)

فہرست ابواب

ابتدائیہ: شیعوں کے درمیان غلو کا فتنہ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لیے مخصوص ہیں جو معبود یکتا و مسجود حقیقی ہے۔ بیشک باری تعالیٰ نے یہ وسیع و عریض کائنات تنہا محض اپنے دست قدرت سے خلق کی، ہم انسانوں کو وجود بخشا، ہمارے رزق کا انتظام کیا، ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور ہماری ہدایت و رہنمائی کی خاطر انبیاء و آئمہ نازل فرمائے۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اس کے پیغمبروں اور اس کی حجتوں پر جنہوں نے ہمیں خالق دنیا کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور اس کے بتائے ہوئے قوانین ہمارے گوش گزار کیے۔ خاص طور پر خاتم المرسلین رحمت اللعالمین محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور ان کے بعد بارہ آئمہ ابرار جن کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد اس کے رسول ہیں اور علی (ع) کی ولایت کسی بھی مسلمان کے اعمال کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور ایک دن اللہ تمام مردوں کو ان کی قبور سے اٹھائے گا تاکہ انکے تمام اعمال کا محاسبہ ہو سکے۔ پس کامیابی اس ہی کا مقدر ہے جس نے اللہ کے سچے دین اسلام کو اہل البیت کی معرفت کے ساتھ سمجھا اور آئمہ کے بتائے ہوئے مسلک کو اختیار کیا۔ چنانچہ قرآن میری کتاب ہے اور کتب اربعہ (الکافی، فقیہ، استبصار اور تہذیب الاحکام) میں موجود اخبار پر میرا اعتماد ہے۔ احادیث اہل البیت پر آمنا وصدقنا کہنا ہی آخرت میں حصول نجات کا نسخہ کیمیا ہے۔

البتہ آخرت میں نجات کے لیے ہمیں فی الوقت ایک ایسے فتنے سے بھی لڑنا ہے جو نہ صرف سرزمین پاک و ہند بلکہ عرب اور فارس میں بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے: فتنہ غلاۃ۔ غلاۃ (واحد: غالی) ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اہل البیت کے حق میں مبالغہ آرائی کریں اور آئمہ کو اللہ قرار دیں۔ چنانچہ ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۴۴۵ھ میں ایسے افراد کی کوئی کمی نہیں جو اعلانیہ طور پر غلو کا اظہار کرتے ہیں، ہمارے آئمہ (سلام اللہ علیہم اجمعین) کو مقام ربوبیت پر بٹھاتے ہیں اور نماز روزہ وغیرہ کو حقیر جانتے ہیں۔ ان مشرکین و مفسدین کے خلاف قلمی جہاد کرنا ہم سب پر واجب کفائی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ سے ہی آئمہ معصومین کے بدترین دشمن رہے ہیں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک دین کے بدترین دشمن وہ لوگ نہیں جو کھلم کھلا اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ نہیں، دین کے بدترین دشمن چھپے ہوئے مخالفین ہیں جو زبانی کلامی تو ایمان کا دعویٰ کریں لیکن اندرونی طور پر اسلام کی جڑیں اکھاڑنے میں مصروف ہوں۔ یہ لوگ منافقین کہلائے اور نص قرآنی کی رو سے ان کا درجہ دوزخ کے بدترین طبقے میں ہوگا۔ اس ہی طرح شیعوں کے بیچ بھی اللہ کے ناپسندیدہ ترین لوگ وہ غلاۃ ہیں جو ظاہری طور پر تو محبت اہل البیت کا اظہار کرتے ہیں لیکن بباطن کفار و مشرکین ہیں۔ ان غلاۃ کا فتنہ سب سے بڑا ہے کیونکہ یہ لوگ ہماری صفوں میں بیٹھ کو حسینی مشن کو کمزور کرتے ہیں۔

ہاں، عہد حاضر میں کافی سارے غلاۃ خلوص نیت سے خود کو شیعہ سمجھتے ہیں اور واقعتاً اس بات سے ناواقف ہیں کہ انکے عقائد ٹھیک نہیں۔ چنانچہ ہماری اصل جنگ ان مستضعفین سے نہیں۔ یہ بیچارے تو خود غلاۃ کے فتنے کا شکار ہو کر بدعقیدہ بن گئے۔ ہماری اصل جنگ تو فقط فتنہ غلو کے مبلغین سے ہے جو اپنے شرکیہ عقائد منبروں سے شیعوں کی محافل میں بیان کرتے ہیں اور عوام کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ

ہی لوگ آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی لعنت کے مستحق قرار پائے اور قیامت کے دن نواصب کے درمیان محشور ہوں گے۔ اللہ ان بدبختوں پر اپنا قہر نازل کرے اور (آئمہ کے الفاظ کے مطابق) انہیں لوہے کی گرمی کا مزہ چکھائے۔

یاد رہے کہ دین اسلام کی بنیاد توحید پر ہے اور نجات کا دارومدار انسان کے عقائد کے ساتھ ساتھ اعمال پر ہے۔ غلاۃ توحید کا عقیدہ کمزور کرتے ہیں اور لوگوں کو معبود حقیقی کے بجائے مخلوق خدا کی عبادت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ غلاۃ آدمی کے عقائد کے ساتھ ساتھ اس کی عبادات کو بھی خراب کرتے ہیں۔ غلاۃ لوگوں کو مساجد سے بہکاتے ہیں، احادیث سے باز رکھتے ہیں اور عزاداری کی رسومات کو نماز روزہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ ان غلاۃ کا فتنہ سب سے بڑھ کر ہے۔ جو بھی غالی ہوگیا تو اس کی نجات بہت مشکل ہے۔ پس یہاں میں اس کتابچہ کا ابتدائیہ تمام کرتا ہوں اور بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ غلاۃ کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

****

غلاۃ اور ان کے عقائد کی تفصیل

معلوم ہونا چاہئے کہ غلاۃ کا وجود اتنا ہی پرانا ہے جتنا خود مسلک شیعہ۔ امیر المومنین (ع) کے عہد میں غلاۃ کا ظہور ہوا اور یہ لوگ ہر امام کے دور میں موجود رہے۔ توحید اور شرک کی یہ کشمکش امام مہدی (ع) کے قیام تک باقی رہے گی اور انشاء اللہ قائم آل محمد کے ہاتھوں ہی اس کی بیخ کنی ہوگی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں غلاۃ کے بعض عقائد کو مختصراً بیان کیا جائے۔ آج شیعہ ایک دوسرے کو "غالی" یا "مقصر" ہونے کا طعنہ دیتے ہیں لیکن عوام جانتی ہی نہیں کہ اصل میں غلاۃ یا مقصرین کے عقائد کیا ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی مندرجہ ذیل عقائد کے ساتھ متفق ہو تو وہ غالی ہے۔ احادیث کی روشنی میں آئمہ کے دور میں غلاۃ کے نظریات کچھ یوں تھے:

ا) **آئمہ کی ربوبیت کا عقیدہ:** غلاۃ آئمہ اہل ابیت (علیہم السلام) کی الوہیت و ربوبیت کے قائل تھے۔ چنانچہ مختلف روایات کی رو سے آئمہ نے اپنی الوہیت و ربوبیت کی نفی کی ہے۔ معصومین نے وضاحت کی کہ جو ہمیں رب مانے ہم اس سے اظہار برائت کرتے ہیں۔ لیکن غلاۃ اس بات پر مصر تھے کہ آئمہ ہی رب ہیں اور ان کے درمیان آئمہ کی ربوبیت کو لے کر اختلاف پیدا ہوگیا۔ چنانچہ کسی غالی نے دعویٰ کیا کہ دنیا میں دو خدا ہوتے ہیں، آسمان کا خدا (اللہ تعالیٰ) اور زمین کا خدا (امام زمانہ)۔ اصل خدا کی پہچان کو لے کر بھی غلاۃ اختلافات کا شکار ہوگئے۔ چنانچہ **مخمسہ** نے کہا کہ محمد مصطفیٰ (ص) ہی خدائے حقیقی ہیں جبکہ علیائیہ کا کہنا تھا کہ علی ابن ابی طالب (ع) خدائے حقیقی ہیں۔ یہ دونوں فرقے ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے جبکہ آئمہ اہل البیت نے ان دونوں پر ہی لعنت فرمائی ہے۔

ب) **تفویض کا عقیدہ:** غلاۃ کے علاوہ بھی شیعوں میں مشرکین کا ایک گروہ پیدا ہوگیا جس کو مفوضہ بولتے ہیں۔ "مفوضہ" تفویض سے نکلا ہے اور تفویض کا مطلب ہے یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا نظام اہل البیت کے سپرد کردیا پس اب وہ ہی زندگی دیتے اور لیتے ہیں۔ یہ لوگ غلاۃ کے بعد سب سے زیادہ خطرناک مشرکین ہیں کیونکہ یہ اہل البیت کو کھلم کھلا رب تو نہیں قرار دیتے البتہ ان افعال کو اہل البیت سے منسوب کرتے ہیں جو درحقیقت اللہ رب العزت کی ذمہ داریاں ہیں۔ چنانچہ آئمہ نے اس گروہ کی بھی مذمت کی۔ آئمہ نے

بار ہا واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا اکلوتا خالق و رازق ہے۔ صرف وہی زندگی اور موت پر قادر ہے۔ اس نے یہ تکوینی امور کسی اور کے سپرد نہیں کیے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب بعض شیعوں نے امام جعفر الصادق (ع) کو خبر دی کہ ایک گمراہ انسان آپ کو رازق سمجھتا ہے تو امام عالی مقام نے واضح کیا کہ وہ خود بھی اپنے رزق کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے محتاج رہتے ہیں۔

ج) **آئمہ کو عالم الغیب سمجھنا:** افسوس کہ سرزمین پاک و ہند میں بسنے والے اکثر شیعہ یہ سمجھتے ہیں کہ آئمہ اہل ابیت (علیہم السلام) عالم الغیب تھے۔ حالانکہ قرآن مجید میں اللہ (عزوجل) کا واضح ارشاد موجود ہے کہ صرف وہی غیب کا علم رکھتا ہے۔ کافی روایات میں آئمہ نے اپنے عالم الغیب ہونے کی نفی کی ہے اور واضح کیا ہے کہ صرف اللہ رب العزت ہی عالم الغیب ہے۔ ہاں، اللہ جب چاہتا ہے غیب سے کچھ باتیں اپنی حجتوں پر منکشف ضرور کرتا ہے۔ غلاۃ آئمہ کو عالم الغیب جانتے تھے۔ لیکن مختلف روایات میں آئمہ نے مثالیں دے کر سمجھایا کہ وہ علم الغیب نہیں رکھتے۔ امام کو کائنات کی ہر چیز کا علم نہیں ہوتا کیونکہ مکمل علم تو محض اللہ کے پاس ہے۔

د) **ختم نبوت کی نفی کرنا:** غلاۃ ختم نبوت کا بھی انکار کرتے تھے۔ جہاں انہوں نے آئمہ کی ربوبیت کا دعویٰ کیا وہیں انہوں نے خود کو آئمہ کا ''پیغمبر'' یا باب بھی قرار دیا۔ ''باب'' یعنی دروازہ۔ پس وہ اپنے آپ کو پیغمبروں سے تشبیہ دیتے اور جس طرح اللہ تعالیٰ مرسلین پر وحی نازل کرتا تھا اس طرح یہ غلاۃ آئمہ کی جانب سے حصول وحی کے مدعیان تھے۔ کئی غلاۃ نے شیعوں کے روبرو خود کو مختلف آئمہ کا نمائندہ، نبی اور باب قرار دیا۔ لیکن جب ان شیعوں نے اس قول کی تصدیق آئمہ سے کرنی چاہی تو آئمہ نے وضاحت کر دی کہ یہ غلاۃ جھوٹ بکتے ہیں۔ چنانچہ آئمہ نے ان غلاۃ پر بھرپور لعنت کی اور کہا کہ ان غلاۃ کے پاس شیطان آتا ہے جو انہیں بہکاتا ہے۔ لہٰذا ان غلاۃ کو کہیں سے وحی نہیں ملتی بلکہ محض شیاطین کے وساوس ان بدبختوں کے تاریک دلوں میں ڈالے جاتے ہیں۔

ہ) **شریعت کا ساقط ہو جانا:** عیسائیوں کے درمیان سب سے بڑی بدعت یہ پیدا ہوئی کہ انہوں نے شریعت موسوی کو منسوخ سمجھ لیا اور کہنے لگے کہ مسیح (ع) کی قربانی کے بعد شریعت پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی۔ غلاۃ نے ایسا ہی عقیدہ اختیار کیا اور دعویٰ کیا کہ آئمہ کی ربوبیت پر ایمان لانے والے کے لیے نماز روزہ ضروری نہیں۔ لہٰذا مختلف روایات میں وارد ہوا ہے کہ غلاۃ نماز نہیں پڑھتے تھے، شراب کو حلال جانتے تھے اور بدکاری سے پرہیز نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ان کے نزدیک آئمہ کی الوہیت کے معتقد افراد پر حلال و حرام کے اصول لاگو نہیں ہوتے۔ آئمہ اہل البیت (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے اس گمراہ کن عقیدے کی بھی مخالفت کی اور واضح کیا کہ شیعوں پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر شرعی امور کی انجام دہی لازمی ہے۔ شریعت کسی پر ساقط نہیں ہوئی۔

و) **تناسخ کا عقیدہ:** ہندوؤں اور دیگر بت پرستوں کی طرح غلاۃ بھی تناسخ کے قائل تھے یعنی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ایک روح مرنے کے بعد دوسرے جسم میں منتقل ہو سکتی ہے۔ اس عقیدے کی رو سے انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بعض پرانے انبیاء کی ارواح ان کے اجسام میں حلول کر گئی ہیں۔ بعض غلاۃ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و آئمہ کے اجسام میں حلول کر سکتا ہے۔ چنانچہ غلاۃ نے یہ نظریہ پیش کیا کہ آدم (ع) سے لے کر موجودہ امام تک ہر شخص ایک ہی روح ہے جو جسم اور نام بدل بدل کر ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ بعض نے دعویٰ کیا کہ پنجتن پاک ایک ہی وجود کے پانچ رخ تھے۔ آئمہ نے ان تمام عقائد کا بطلان کیا اور واضح کر دیا کہ تناسخ کوئی چیز نہیں۔ ہمارے چہاردہ معصومین درحقیقت

چودہ اشخاص تھے۔ تناسخ کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے اور وہ بھی کافر ہے جس نے کہا کہ خدا نے حلول کیا۔

ان تمام عقائد کے علاوہ بھی بہت سارے عقائد غلاۃ کی پہچان بن چکے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض غلاۃ نے آئمہ کی موت کا انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ امیر المومنین (ع) فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ آسمانوں میں زندہ ہیں۔ کسی نے کہا کہ کربلا کے میدان میں امام الحسین (ع) شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ انہیں عیسیٰ ابن مریم (سلام اللہ علیہما) کی طرح زندہ اٹھالیا گیا تھا۔ اسی طرح غلاۃ آئمہ کی بشریت کے منکر تھے۔ آج کے دور میں بھی بعض غلاۃ کے نزدیک آئمہ پیدا نہیں ہوتے بلکہ نازل ہوتے ہیں۔ غلاۃ آئمہ کو کھانے پینے سے بے نیاز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام بشری حوائج (جیسے کہ بول و براز) کا شکار نہیں ہوتا۔ یہ سب باتیں غلو کا حصہ ہیں۔

****

آئمہ کا غلاۃ سے خائف رہنا

قرآن مجید کی وہ آیت ملاحظہ کی جائے (المائدۃ:۱۱۶) جس میں ہے کہ اللہ رب العزت بروز حشر حضرت عیسیٰ (ع) سے پوچھے گا کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔ جس طرح پیغمبروں سے غلو کی بابت سوال ہوگا اس ہی طرح ہمارے آئمہ سے بھی غلاۃ کے اقوال کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مختلف روایات میں آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے غلاۃ کی مشرکانہ گفتگو سن کر خوف کا اظہار کیا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے غلاۃ کے اقوال کے متعلق سوال کرے۔ چنانچہ غلاۃ آئمہ کے دشمن ہیں اور آئمہ کو خوف میں مبتلا رکھتے ہیں۔ اس موضوع پر بعض روایات ہمیں دستیاب ہیں۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۷۳) میں ہے کہ امام علی ابن الحسین زین العابدین (ع) نے فرمایا: ''میں نے عبداللہ ابن سبا کا ذکر کیا تو میرے جسم کے تمام بال کھڑے ہو گئے (رونگٹے کھڑے ہو گئے)۔ یقیناً اس نے ایک امر عظیم کا دعویٰ کیا تھا۔ کیا ہو گیا تھا اسکو؟!'' پس یہ حدیث عبداللہ ابن سبا کے کفر کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ تاریخ اسلامی کا پہلا غالی شخص تھا۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۴۰۳) میں امام جعفر الصادق (ع) نے مغیرہ ابن سعید نامی غالی کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ''بخدا ہم تو کچھ نہیں ہیں سوائے غلام (خداوندی)۔ ہمیں خلق کیا گیا اور اس نے ہمیں چن لیا۔ ہم نہ نقصان اور نہ فائدہ دینے پر قادر ہیں۔ اگر ہم پر رحم کیا جائے تو اسکی رحمت سے اور اگر ہمیں عذاب دیا جائے تو ہمارے گناہوں سے...لعنت ہو اللہ کی ان پر کیونکہ انہوں نے اللہ کو اذیت دی ہے اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے ان کی قبر میں اور امیر المومنین و فاطمہ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد ابن علی (صلوات اللہ علیہم) کو۔ اور یہ میں ہوں، تمہارے درمیان رسول اللہ (ص) کا گوشت اور رسول اللہ (ص) کی جلد۔ میں اپنے بستر پر رات بتاتا ہوں خوف و ڈر ورعب سے۔ وہ امن میں ہوتے ہیں اور میں ڈر میں، وہ اپنے بستروں پر سو رہے ہوتے ہیں اور میں ڈر سے رات بھر جاگ رہتا ہوں۔ میں پہاڑوں اور صحراء کے درمیان چلتا ہوں، میں بری ہوں اللہ کی طرف اس سے جو ناک کٹے نے کہا ہے، بنی اسد کا غلام ابوالخطاب، اللہ کی لعنت ہو اس پر!'' اس روایت میں امام نے وضاحت کر دی کہ غلاۃ اللہ اور اس کی حجتوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ غلاۃ کا فتنہ اس قدر شدید تھا

کہ اس کے باعث آئمہ اہل البیت (علیہم السلام) ہمہ وقت ذہنی پریشانی کا شکار رہا کرتے تھے۔

****

غلاۃ کا آئمہ کو پریشان واداس کرنا

ہندوستان و پاکستان میں رہنے والے اکثر شیعوں کو تو معلوم ہی نہیں کہ ان غلاۃ نے نہ صرف اعلانیہ طور پر اپنے کفر کو ظاہر کیا تھا بلکہ ان میں سے بعض تو باقاعدہ حکومت وقت کے خلاف بغاوت پر اتر آئے تھے۔ ان لوگوں نے آئمہ کے نام پر بغاوتیں کیں جس کی وجہ سے آئمہ اہل البیت کا نام خراب ہوا۔ اس وجہ سے معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) غلاۃ کے فتنے سے پریشان رہا کرتے تھے۔ مغیرہ ابن سعید کا قصہ یہ ہے کہ اس نے اموی خلیفہ ہشام ابن عبدالملک کے عہد میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ عراق کے گورنر خالد ابن عبداللہ القسری نے مغیرہ کو سزائے موت سنادی۔ یہ مغیرہ غالیوں کا سرخیل تھا اور آئمہ کی احادیث میں پھیر بدل کر دیتا تھا۔

مغیرہ ابن سعید کے بعد ابوالخطاب الاسدی نے عباسی خلیفہ منصور کے عہد میں خروج کیا۔ ان خطابیہ نے مسجد کوفہ میں تلبیہ پکارا اور ''لبیک اللھم لبیک'' کے بجائے ''لبیک یا جعفر'' پکارنے لگے کیونکہ یہ امام جعفر الصادق (ع) کی الوہیت کے معتقد تھے۔ لیکن گورنر عیسیٰ ابن موسیٰ العباسی نے اس فتنے کا سد باب کیا۔ چنانچہ ابوالخطاب اپنے پیروکاروں سمیت مارا گیا۔ البتہ چونکہ اس نے امام جعفر الصادق (ع) کے نام پر جھوٹ باندھا تھا، اس وجہ سے حکومت وقت امام سے بدظن ہوگئی۔ یہی وجہ تھی کہ ہمارے آئمہ ان غلاۃ کے سبب پریشان رہتے تھے اور ان پر ہمیشہ لعنت بھیجتے تھے۔ چنانچہ یہاں امام کا ایسا ہی ایک قول بیان کرنا مناسب ہے۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۳۱) کے مطابق مصادف کہتا ہے: ''جب کوفہ میں تلبیہ پکارنے والوں نے تلبیہ پکارا تو میں امام جعفر الصادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا پس انہیں اس واقعے کی خبر دی۔ تو آپ سجدے میں گر گئے اور اپنا سینہ زمین سے لگا کر رونے لگے۔ اپنی انگلی بلند کر کے آپ نے کئی بار کہا: 'بلکہ اللہ کا بندہ اور ایک عاجز غلام'۔ پھر آپ نے سر اٹھایا جبکہ آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر رواں تھے۔ مجھے افسوس ہوا کہ میں نے کیوں اس بات کی خبر آپ کو دی۔ میں بولا: 'میں آپ پر قربان جاؤں! بھلا آپ کا ان سے کیا تعلق'؟! فرمایا: 'اے مصادف! اگر عیسیٰ اس پر خاموش رہتے جو نصاریٰ نے ان کے متعلق کہا تو اللہ کو اس بات کا حق تھا کہ وہ عیسیٰ کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیتا۔ (اسی ہی طرح) اگر میں اس پر خاموش رہوں جو ابوالخطاب میرے متعلق کہتا ہے تو اللہ کو اس بات کا حق ہے کہ وہ میرے کانوں کو بہرا اور میری آنکھوں کو اندھا کر دے'۔'' پس غلاۃ پر اللہ کی لعنت جاری ہے۔

آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کو اذیت اور تکلیف پہنچانا کسی طور بجا نہیں۔ پس اگر کوئی شخص آئمہ کے متعلق جھوٹ باندھ کر انہیں افسردہ کرے تو وہ دشمن اہل البیت ہے پھر چاہے وہ زبانی کلامی خود کو سچا شیعہ ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔ آئمہ اہل البیت کا شیعہ تو وہ ہے جو ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلے، وہ نہیں جو اپنی گمراہی کو آئمہ سے منسوب کر بیٹھے۔

****

آئمہ کا غلاۃ کے عقائد کی تردید کرنا

جب بھی شیعہ غلاۃ کے باطل عقائد سے آئمہ معصومین (علیہم السلام) کو باخبر کرتے، آئمہ ان عقائد کی تردید فرماتے۔ آئمہ نے کئی مرتبہ اس امر کی وضاحت کی کہ امام اللہ کا ایک نیک بندہ ہے، اس کی مخلوق ہے اور ہر لحاظ سے ایک بشر ہے۔ آئمہ کی بشریت کا انکار کرنا کفر ہے۔ آئمہ نے خود کہا کہ ایک امام کو اس کے تقویٰ اور اعمال صالحہ کے سبب مقام عظیم عطا کیا جاتا ہے۔ یعنی آئمہ پر بھی اللہ رب العزت کی اطاعت کرنا لازم ہے۔ شریعت آئمہ پر بھی ساقط نہیں۔ آئمہ کو کسی بھی حوالے سے پروردگار عالم کا شریک یا اس کی مقدس صفات کا حامل کہنا صحیح نہیں۔ چنانچہ نیچے کچھ ایسی روایات موجود ہیں جن میں آئمہ نے غلاۃ کے عقائد کو غلط قرار دیا۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۷۳) کا حوالہ ہم نے پہلے بھی دیا ہے۔ اس روایت میں ہم مزید پڑھتے ہیں کہ امام سجاد (ع) نے فرمایا: ''علی (علیہ السلام) تو بخدا اللہ کے ایک نیک بندے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے بھائی تھے۔ اللہ کی جانب سے ان کو کرامت نہیں ملی مگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے سے، اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو اللہ سے کرامت نہیں ملی مگر اسکی اطاعت کرنے سے۔'' پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہی معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کے بلند مرتبے کا باعث بنا۔ تقویٰ اور اللہ کی عبادت میں جدوجہد کرنا آئمہ کے لیے بھی اس ہی طرح لازم ہے جس طرح ہم پر واجب ہے۔

رجال الکشی (۴۰۳) ایک طویل حدیث ہے جس کا کچھ حصہ میں نے اوپر نقل کیا ہے۔ اس روایت کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے مزید یہ فرمایا: ''بخدا ہم تو کچھ نہیں ہیں سوائے غلام (خداوندی)۔ ہمیں خلق کیا گیا اور اس نے ہمیں چن لیا۔ ہم نہ نقصان اور نہ فائدہ دینے پر قادر ہیں۔ اگر ہم پر رحم کیا جائے تو اسکی رحمت سے اور اگر ہمیں عذاب دیا جائے تو ہمارے گناہوں سے۔ بخدا ہماری اللہ پر کوئی حجت نہیں اور ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی معافی نامہ نہیں۔ اور ہم میت ہوں گے اور دفن ہوں گے اور محشور ہوں گے اور اٹھائے جائیں گے اور روکے جائیں گے اور سوال کیے جائیں گے... میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مرد ہوں جس کو رسول اللہ (ص) نے ولادت دی اور میرے پاس اللہ کی طرف سے کوئی معافی نامہ نہیں ہے۔ اگر میں اس کی اطاعت کروں گا وہ مجھ پر رحم کرے گا اور اگر میں اس کی معصیت کروں گا وہ مجھے شدید عذاب دے گا۔'' پس یہ غلاۃ کے قول کا واضح رد ہے۔

رجال الکشی (۷۴۶) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے بشار شعیری کی مذمت کرتے ہوئے کہا: ''جو حاضر ہے اور جو غائب ہے اس تک پہنچ جائے کہ میں غلام ابن غلام ہوں، غلام ہوں اور کنیز کا بیٹا ہوں۔ مجھے اصلاب وارحام نے جوڑا ہے۔ اور میں مروں گا اور اٹھایا جاؤں گا۔ پھر روکا جاؤں گا، پھر سوال کیا جاؤں گا۔'' پس یہاں امام نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ آئمہ انسان ہیں جنہیں انسانوں نے ولادت دی ہے۔ آئمہ خود کو اللہ کے ادنیٰ خدام اور خاندانی غلام قرار دیتے ہیں۔ یہ ہمارے آئمہ کی عبودیت کا عالم تھا! آئمہ نے یہاں یہ بھی واضح کر دیا کہ بقیہ انسانوں کی مانند ایک امام بھی مرتا ہے اور قبر میں لٹایا جاتا ہے۔

رجال الکشی (۹۹۷) میں علی ابن حسکہ نامی ایک غالی کا تذکرہ ہے جس نے امام علی نقی (ع) کے عہد میں دعویٰ کیا کہ نماز، روزہ اور

حج سے مراد یہ تمام اعمال نہیں ہیں بلکہ ان چیزوں کا مفہوم محض وقت کے امام کو پہچاننا ہے۔ لہٰذا اس کے مطابق کسی مومن کو نماز پڑھنے، روزہ رکھنے یا حج کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ شریعت ساقط ہو چکی ہے۔ جب بعض اصحاب نے یہ سب باتیں امام علی نقی (ع) کو لکھ کر بھیجیں تو امام نے یوں جواب دیا: ''اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اوران سے قبل کے انبیاء کو نہیں بھیجا لیکن حنیفیت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت کے ساتھ۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے دعوت نہیں دی مگر صرف اللہ کی طرف جو واحد و لاشریک ہے۔ ایسے ہی ہم اوصیاء ہیں انکی اولاد سے، اللہ کے غلام۔ ہم کسی چیز کو اسکا شریک نہیں ٹھہراتے۔ اگر ہم نے اس کی اطاعت کی وہ ہم پر رحم کرے گا، اگر ہم نے اس کی معصیت کی وہ عذاب دے گا۔ ہماری اللہ کے خلاف کوئی حجت نہیں بلکہ اللہ کی حجت ہم پر اور اس کی تمام مخلوق پر ہے۔'' چنانچہ امام علی نقی (ع) نے یہاں بغیر کسی تشکیک کے علی ابن حسکہ اور اس جیسے دیگر غلاۃ کے قول کی نفی کر دی۔

بشار شعیری والی روایت (حدیث نمبر ۷۴۶) میں ہی ہم آگے پڑھتے ہیں: ''بخدا مجھ سے ضرور پوچھا جائے گا اس کا جو اس جھوٹے نے میرے متعلق کہا ہے اور جو دعویٰ اس نے میرے خلاف کیا ہے۔ وائے ہو اس پر، کیا ہو گیا ہے اسکو؟! اللہ اس کو ڈرائے کیونکہ وہ تو اپنے بستر پر سلامت ہے اور مجھے اس نے ڈرایا ہے اور میری نیند سے پریشان کیا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ میں یہ کیوں کہتا ہوں۔ میں تو اس لیے کہتا ہوں تا کہ اپنی قبر میں سکون سے رہوں۔'' اس حدیث سے بھی واضح ہو گیا کہ آئمہ غلاۃ سے پریشان رہتے تھے۔ چنانچہ آئمہ نے واضح الفاظ میں ہم شیعوں کو اس بات کا گواہ بنایا کہ یہ غلاۃ جھوٹے اور ان کے عقائد خود ساختہ ہیں۔

ایسے ہی جعفر ابن واقد والی روایت (حدیث نمبر ۵۳۸) میں امام جعفر الصادق (ع) گویا ہوئے: ''خدا مجھے اور اس کو ایک گھر کی چھت کے نیچے پناہ کبھی نہ دے۔ وہ یہود و نصاریٰ و مجوس و مشرکین سے بدتر ہے۔ بخدا ان کے کم کرنے سے اللہ کی عظمت میں سے کوئی چیز کم نہیں ہو سکتی... اگر میں اس کا اقرار کروں جو اہل کوفہ میرے بارے میں کہتے ہیں تو زمین مجھے پکڑ لے۔ اور میں تو کچھ نہیں سوائے ایک بندہ اور غلام کے، میں کسی چیز پر قادر نہیں۔ کسی کو نقصان یا فائدہ پہنچانے پر (قادر) نہیں۔'' پس یہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ آئمہ خدا نہیں اور غلاۃ کی بکواس سے اللہ رب العزت کی عظمت و جلالت میں کمی نہیں آ سکتی۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۸۷) کے مطابق حجر ابن زائدہؒ اور عامر ابن جذاعہ الازدیؒ امام جعفر الصادق (ع) کے پاس آئے اور بتایا کہ مفضل ابن عمر آپ کو بندوں کا رازق مانتا ہے۔ اس پر امام نے واضح طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی رزق کی تقسیم پر قدرت نہیں رکھتا۔ امام نے مفضل پر لعنت بھی کی اور اپنے دونوں سچے اصحاب کو حکم دیا کہ مفضل سے اظہار برائت کرو۔ امام نے اس روایت میں مثال دے کر سمجھایا کہ ایک مرتبہ آپ خود بھی اپنے گھر والوں کے لیے رزق کا انتظام نہیں کر سکے اور بہت پریشان تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ بندوبست کیا تو امام کو راحت ملی۔ پس آئمہ ہمارے خالق یا رازق ہرگز نہیں ہیں۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۳۵) میں ہے کہ امام جعفر الصادق (ع) نے غلاۃ کی بابت کہا: ''ان میں سے بعض تو اس طرح جھوٹ بولتے ہیں کہ شیطان ان کے جھوٹ کا محتاج ہو جائے۔'' مندرجہ بالا تمام روایات سے معلوم ہوا کہ غلاۃ انتہائی درجے کے جھوٹے لوگ تھے جو آئمہ پر بہتان باندھتے تھے۔ آجکے دور کے غلاۃ کا بھی یہی عالم ہے کہ وہ احادیث اہل البیت کا انکار کرتے ہیں اور اپنے خود ساختہ قصوں

کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔ غلاۃ کے عقائد قرآن حکیم کی آیات اور فرامین آئمہ معصومین کے صریحاً خلاف ہیں۔ پس ان عقائد کی تکذیب کرنا لازم ہے۔ ہر شیعہ کو چاہیئے کہ وہ منبر پر بیٹھنے والے ذاکرین سے انکے قصوں کے حوالے مانگے۔

****

غلاۃ سے آئمہ کا اظہار برائت کرنا

مختلف روایات کی رو سے یہ بات ثابت ہے کہ آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے ہمہ وقت غلاۃ پر لعنت کی، ان سے اظہار برائت کیا اور شیعوں کو حکم دیا کہ ان لوگوں سے قطع تعلق ہو جاؤ۔ عبداللہ ابن سبا سے لے کر محمد ابن علی شلمغانی تک تمام غلاۃ کی مذمت میں ہم احادیث کا ایک ذخیرہ پاتے ہیں۔ غلاۃ کے خلاف آئمہ کی بعض روایات تو اس قدر شدید ہیں کہ انہیں پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ لیکن مندرجہ بالا روایات کی مدد سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے کہ آئمہ نے کیوں ان مشرکین کے خلاف اس قدر سخت موقف اپنایا اور ان کے قتل تک کا فتویٰ جاری کیا۔ چنانچہ یہاں میں ایسی کچھ احادیث نقل کرتا چلوں۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۷۲) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے فرمایا: ''عبداللہ ابن سبا پر لعنت ہو۔ اس نے امیر المومنین (علیہ السلام) کے لیے ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا۔ بخدا امام علی (علیہ السلام) تو اللہ کے مطیع بندے تھے اور انکے لیے ہلاکت ہو جو ہم پر جھوٹ باندھیں۔ اور یقیناً کچھ لوگ ہمارے بارے میں وہ کہتے ہیں جو ہم نے اپنے متعلق نہیں کہا۔ ہم ان سے بری ہیں اللہ کی جانب، ہم بری ہیں ان سے اللہ کی جانب۔'' پس یہاں آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی جانب سے ہمیں نص مل گئی کہ غلاۃ کا شیعہ مسلک سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ پس ان لوگوں پر تبراء کرنا عہد حاضر کے شیعوں کا اہم ترین فریضہ ہے۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۵۱) کے مطابق جب امام جعفر الصادق (ع) کو بتایا گیا کہ ایک گروہ آئمہ کو اللہ قرار دیتا ہے تو آگے سے امام عالی مقام کا جواب کچھ یوں تھا: ''میری سماعت، میری بصارت، میرے بال، میری کھال، میرا گوشت اور میرا خون ان لوگوں سے بری ہیں۔ اللہ اور اس کا رسول ان لوگوں سے بری ہیں۔ یہ لوگ میرے اور میرے اجداد کے دین پر نہیں۔ بخدا، اللہ انہیں اور مجھے قیامت کے دن جمع نہیں کرے گا مگر اس حالت میں کہ وہ ان لوگوں پر غضبناک ہوگا۔'' پس غلاۃ اللہ اور اسکے رسول کے دشمن ہیں۔ امام نے وضاحت کردی کہ ان غلاۃ کا دین محمدی اور مسلک تشیع سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تو پکے کافر ہیں۔

مختلف روایات میں آئمہ نے شیعوں کو نصیحت کی ہے کہ غلاۃ سے پرہیز کرو۔ پس ایک روایت (حدیث نمبر ۵۲۵) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے ابوالخطاب کے اصحاب اور دیگر غلاۃ کا ذکر کرتے وقت یہ حکم دیا: ''ان کے ساتھ نہ بیٹھو، ان کے ساتھ مت کھاؤ، ان کے ساتھ مت پیئو، ان سے مصافحہ نہیں کرو اور وراثت میں انہیں شریک مت بناؤ۔''

رجال الکشی (حدیث نمبر ۹۹۹) میں امام علی نقی (ع) نے حسن ابن محمد ابن بابا، محمد ابن حسین فہری، محمد ابن نصیر نمیری اور فارس ابن حاتم قزوینی پر لعنت کی۔ امام نے حکم دیا کہ ان سے بیزاری اختیار کی جائے، ان سے خبردار رہا جائے اور ان پر بھرپور لعنت کی جائے۔ کیونکہ

یہ لوگ آئمہ کا نام لے کر شیعوں کا مال کھاتے ہیں اور لوگوں کو اذیت و گمراہی میں مبتلا کرتے ہیں۔

غلاۃ کے خلاف زیادہ تر روایات تو رجال الکشی میں موجود ہیں۔لیکن جو حدیث مجھے سب سے زیادہ پسند ہے وہ شیخ طوسیؒ نے اپنی تصنیف الامالی میں بیان کی ہے۔امالی، مجلس نمبر ۳۳، حدیث نمبر ۱۲ کے مطابق امام جعفر الصادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''اپنے نوجوانوں کو غلاۃ سے محفوظ رکھو کہیں وہ انہیں فاسد (العقیدہ) نہ بنا دیں۔پس بیشک غلاۃ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔اللہ (کی عظمت) کو گھٹاتے ہیں اور مخلوق خدا کے لیے ربوبیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔اللہ کی قسم! غلاۃ یہود، نصاریٰ، مجوس اور مشرکین سے بدتر ہیں...غالی ہماری طرف پلٹ آئے تو ہم اسے قبول نہیں کرتے لیکن مقصر ہم سے ملحق ہو جائے تو ہم اسے قبول کر لیتے ہیں...کیونکہ یقیناً غالی نماز، زکوۃ، روزے اور حج چھوڑنے کا عادی ہو چکا ہے پس وہ اپنی عادت ترک کرنے اور اللہ (عزوجل) کی اطاعت کی جانب لوٹنے پر کبھی قادر نہیں ہو سکے گا۔البتہ مقصر کو جب معرفت حاصل ہو جائے تو وہ عمل کرے گا اور اطاعت گزار بن جائے گا۔''

****

آئمہ کا غلاۃ پر لعنت بھیجنا

غلاۃ پر ہمہ وقت اللہ رب العزت کی لعنت پڑتی ہے۔آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے کئی روایات میں ان پر لعنت بھیجی اور شیعوں کو حکم دیا کہ غلاۃ کو ملعون قرار دو۔معلوم ہونا چاہئے کہ غلاۃ شیعوں کی صفوں میں چھپے دشمنان دین ہیں یعنی یہ لوگ یا تو جان بوجھ کر یا پھر اپنی جہالت کی بناء پر خود کو شیعہ بتاتے ہیں اور عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔چنانچہ غلاۃ کے علماء پر تبراء کرنا اور ہمہ وقت انہیں برا بھلا کہنا ایک ضروری امر ہے۔آئمہ معصومین نے لگاتار غلاۃ پر لعن طعن کیا اور شیعوں کو بھی حکم دیا کہ ان بدبختوں پر تبراء کرو۔بیشک یہ لوگ کفار و مشرکین سے بدتر ہیں۔چنانچہ یہاں کچھ روایات پیش خدمت ہیں جو آپ کو یاد کرنی چاہئیں۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۴۰۰) میں مغیرہ ابن سعید ہی کی مذمت میں ایک روایت موجود ہے جس کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ہمارے متعلق وہ بات کہے جو ہم نے اپنے متعلق نہیں کہی۔اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ہمیں اس اللہ کی بندگی سے ہٹا دے جس نے ہمیں خلق کیا ہے، جس کی طرف ہم نے لوٹنا ہے اور جس کے ہاتھ میں ہماری پیشانیاں ہیں۔'' پس یہاں آئمہ نے ہر اس شخص پر لعنت بھیج دی جو معصومین کی عبودیت کا انکار کرے اور انہیں درجہ ربوبیت پر فائز سمجھے۔جو شخص آئمہ کو اللہ کا بندہ تسلیم کرنے سے منع کرے پس وہ غالی ہے اور آئمہ کی لعنتوں کا سزاوار حقیقی ہے۔

اس ہی طرح محمد ابن فرات نامی ایک غالی کے متعلق رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۰۴۷) میں وارد ہوا ہے کہ امام علی الرضا (ع) اپنے صحابی یونس ابن یعقوبؒ سے گویا ہوئے: ''اے یونس! میں نے یہ صرف اس لیے کہا تا کہ تم اس سے میرے اصحاب کو خبردار کر دو، انہیں اس پر لعنت کرنے کا حکم دو اور اس سے بیزاری کا اظہار کرو کیونکہ اللہ اس سے بیزار ہے۔'' پس آئمہ اہل البیت (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے حکم دیا کہ تمام شیعہ غلاۃ کے فتنے سے خبردار ہو جائیں۔غلاۃ سے دوری اختیار کی جائے، ان کی تکذیب کی جائے اور ان پر ہمیشہ لعنت کی جائے

تا کہ ان کا فتنہ کمزور ہو۔ جو شخص غلاۃ کے لیے ہمدردی بھی رکھے تو ایسا انسان بھی ملعون ہے۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۰۱۲) کے مطابق امام محمد تقی (ع) نے ابو الخطاب کے بعض اصحاب ابو الغمر، جعفر ابن واقد اور ہاشم ابن ابی ہاشم کا ذکر کرتے ہوئے اپنے صحابی علی ابن مہزیار ؒ سے کہا: ''اللہ کی لعنت ہو ابو الخطاب پر، لعنت ہو اس کے اصحاب پر، لعنت ہو اس کی لعنت میں شک کرنے والوں پر اور لعنت ہو اس پر جس نے اس بات میں توقف کیا اور شک کا شکار ہو گیا...تردد نہ کرنا ان پر لعنت کرنے سے (کیونکہ) ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ (بلکہ) اللہ ان پر لعنت کر چکا ہے۔'' پس کسی غالی کی لعنت میں شک کرنا منع ہے۔ جو شخص کسی بھی حوالے سے اس لعنت میں شک کرے وہ خود ملعون ہے۔ تمام شیعوں کو غلاۃ سے دور رہنا چاہئے۔

****

غلاۃ کے لیے آئمہ کی خاص بددعا

غلاۃ کے لیے آئمہ اہل البیت (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی ایک خاص بددعا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تلوار کا ذائقہ چکھا دے۔ یعنی آئمہ غلاۃ کو تلوار سے مرنے کی بددعا دیتے ہیں۔ چنانچہ کئی غلاۃ اس بددعا کے تحت حکمرانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ لہٰذا یہاں ہم بعض ایسی روایات نقل کریں گے جن میں یہ بددعا موجود ہے۔ پس معلوم ہو جائے کہ وہ لوگ جن کے قتل کی بددعا چہاردہ معصومین نے کی ان کے لیے رحم کا جذبہ دل میں رکھنا ہرگز بجا نہیں۔ غلاۃ پر ہمیشہ لعنت کی جانی چاہئے اور دین کے ان دشمنوں سے نفرت کرنا لازم ہے۔ آئمہ نے ان بدبختوں کے خلاف یہ بددعا فرمائی ہے۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۴۹) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے فرمایا: ''ہم اہل البیت سچے ہیں، ہم کبھی کسی ایسے کذاب سے خالی نہیں رہتے جو ہم پر جھوٹ باندھے پس لوگوں کے سامنے ہمارے سچ کو ہم پر باندھے گئے اپنے جھوٹ سے گرا دے...اللہ ان پر لعنت کرے۔ ہم کبھی کسی کذاب یا عاجز الرائے سے خالی نہیں رہتے۔ اللہ ہمیں کسی جھوٹے (کی مدد) کا محتاج ہونے سے باز رکھے اور ان (غلاۃ) کو تلوار کی گرمی چکھائے۔'' پس مسیلمہ کذاب، عبد اللہ ابن سبا، مغیرہ ابن سعید، ابی الخطاب اور شلمغانی سمیت کافی غلاۃ قتل کیے گئے اور اپنے انجام کو پہنچے۔ ان سب جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اور شیعوں کو ہدایت نصیب ہو!

رجال الکشی (حدیث نمبر ۹۰۸) کے مطابق امام موسیٰ الکاظم (ع) نے اپنے زمانے کے غالی محمد ابن بشیر پر لعنت کی اور اس کے لیے یہی بددعا استعمال کی۔ روایت کے مطابق امام نے کہا: ''اللہ اس کو لوہے کی گرمی چکھائے، اللہ اس کو بدترین طرح سے قتل کرے۔'' پس ہمارے آئمہ معصومین کو غلاۃ سے شدید نفرت تھی اور ان کی موت کے خواہشمند تھے۔

مختلف روایات میں آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے ماضی کے غلاۃ کا ذکر کیا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو مسیلمہ سے واسطہ پڑا اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کو شلمغانی جیسے غلاۃ نے اذیت پہنچائی۔ چنانچہ رجال الکشی کی ایک روایت (حدیث نمبر ۵۴۴) کے مطابق امام علی الرضا (ع) نے فرمایا: ''بیان [بنان] امام زین العابدین (علیہ السلام) پر

جھوٹ باندھتا تھا تو اللہ نے اسے لوہے کی حرارت چکھادی۔ مغیرہ ابن سعید امام باقر (علیہ السلام) کے خلاف جھوٹ باندھتا تھا تو اللہ نے اسے لوہے کی حرارت چکھادی۔ محمد ابن بشیر امام کاظم (علیہ السلام) کے خلاف جھوٹ بولتا تھا تو اللہ نے اسے لوہے کی گرمی چکھادی۔ اور ابو الخطاب امام صادق (علیہ السلام) پر جھوٹ باندھتا تھا تو اللہ نے اس کو لوہے کی گرمی چکھادی۔ اور جو میرے خلاف جھوٹ بولتا ہے وہ محمد ابن فرات ہے۔'' ایک راوی بیان کرتا ہے کہ محمد ابن فرات کو ابراہیم ابن شکلہ نے قتل کر دیا۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۰۴۸) کے مطابق امام علی الرضا (ع) نے فرمایا: ''محمد ابن فرات نے مجھے اذیت پہنچائی تو اللہ نے اس کو اذیت دی اور اسے تلوار کی گرمی چکھادی... بخدا، کوئی ایک بھی نہیں جو ہم پر جھوٹ باندھے مگر یہ کہ اللہ اس کو لوہے کی حرارت چکھاتا ہے۔'' تو ان غلاۃ کا آئمہ کی بددعا سے بدترین موت مرنا ان کے گمراہ ہونے کی ایک دلیل ہے۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۵۰) کے مطابق جب امام جعفر الصادق (ع) کو بزیع کے قتل کی خبر ملی تو فرمایا: ''الحمد للہ، جان لو کہ ان مغیریہ فرقے والوں کے لیے قتل سے بہتر کچھ نہیں کیونکہ انہوں نے کبھی توبہ نہیں کرنی۔'' پس غلاۃ کے قتل پر معصومین کا خوشی کا اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ انتہائی بدبخت تھے۔ پس ان سب لوگوں پر لعنت کی جائے!

****

آئمہ کا غلاۃ کی تکفیر کرنا

اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ غلاۃ اور مفوضہ انتہائی درجے کے کافر ہیں۔ ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بھی زیادہ خطرناک ہے جس طرح مختلف روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کے اقوال زریں کے مطابق غلاۃ سے بدتر کافر دنیا میں کوئی موجود نہیں۔ چنانچہ اگر غلاۃ کو ''کائنات کا بدترین کافر'' قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ چنانچہ پاکستان کے جو نوجوان غلو کے فتنے کا شکار ہو چکے ہیں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے اور مسلک شیعہ کی طرف لوٹ آنا چاہئے۔ جو لوگ منبروں سے غلو کا درس دیتے ہیں ان پر تبراء کرنا ہم پر واجب ہے۔ غلاۃ کے کفار و مشرکین ہونے کے بعض دلائل یہاں موجود ہیں۔

رجال الکشی (احادیث نمبر ۷۴۳ اور ۷۴۴) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے اپنے عزیز صحابی مرازمؓ سے کہا کہ بشار شعیری کو جا کر بتاؤ کہ وہ کافر مشرک ہے۔ ''وائے ہو تم پر! اللہ سے توبہ کرو کیونکہ تم کافر مشرک ہو۔'' البتہ یہ غلاۃ اس قدر ہٹ دھرم تھے کہ آئمہ کی واضح لعنتوں کو اپنے لیے رحمتوں سے تعبیر کرتے تھے اور اپنے جھوٹ پر قائم رہتے۔

اس ہی طرح رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۲۷) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) نے مرازمؓ سے کہا کہ غلاۃ کو جا کر بتا دو: ''اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تم لوگ فاسق، کافر اور مشرک ہو۔'' رجال الکشی (حدیث نمبر ۵۲۸) کے مطابق امام جعفر الصادق (ع) گویا ہوئے: ''اس امر (تشیع) کو ماننے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو یہود، نصاریٰ، مجوس اور مشرکین سے بدتر ہیں۔'' یہاں بھی اشارہ غلاۃ ہی کی طرف ہے جو اپنے باطل عقائد کے لیے بدنام تھے۔ ایک غالی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مسلمانوں کے لیے اس سے تعلقات رکھنا ہرگز

صحیح نہیں۔ چنانچہ ان غلاۃ سے دوری اختیار کریں اور ہمہ وقت ان پر لعنت کرتے رہیں۔

****

غلاۃ کا خون مباح ہے

معلوم ہونا چاہیئے کہ غلاۃ دائرہ اسلام سے خارج ہیں چنانچہ جو لوگ آئمہ کے ادوار میں غالی ہو گئے انہیں واجب القتل قرار دیا گیا (کیونکہ مرتد کی یہی سزا ہے)۔ پس غلاۃ کا مباح الدم ہونا ثابت ہے۔ البتہ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم قانون کو ہاتھ میں لیں اور اپنی مرضی سے جس کو چاہیں قتل کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بہت سارے غلاۃ پیدائشی طور پر غالی ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک شخص جہالت کی وجہ سے غلو کا عقیدہ اختیار کر لے تو وہ جاہل قاصر ہی رہتا ہے۔ چنانچہ یہاں موجود روایات کا اطلاق خود سے کسی پر مت کریں اور کسی انسان کا خون بہانے سے پرہیز کریں۔ آئمہ نے اپنے دور کے غلاۃ کے متعلق شیعوں سے یہ فرمایا۔

رجال الکشی (حدیث نمبر ۹۹۷) کے مطابق امام علی نقی (ع) نے علی ابن حسکہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ''ان کو ترک کرو، اللہ کی لعنت ان پر ہو۔ ان کو تنگ رستے کی طرف چلنے پر مجبور کرو۔ تو اگر تم ان میں سے کسی کو خلوت میں پاؤ تو اس کے سر کو پتھر سے توڑ دو۔'' پس یہاں امام عالی مقام نے اپنے دور کے ایک بڑے غالی کے قتل کی اجازت شیعوں کو دی۔

اس ہی طرح رجال الکشی (حدیث نمبر ۹۰۸) کے مطابق امام موسیٰ الکاظم (ع) نے علی ابن الحدید کو محمد ابن بشیر کے قتل کی اجازت دی۔ رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۰۱۳) کے مطابق امام محمد تقی (ع) نے ابو سمہری اور ابن ابی الزرقاء کے قتل کا فتویٰ دیا۔ لیکن پچھلے آئمہ ہی کی طرح امام محمد تقی (ع) نے بھی شیعوں کو خبردار دیا کہ ہمیشہ چھپ کر وار کرنا وگرنہ حکومت وقت تمہاری گردن مار دے گی۔ پس امام علی نقی (ع) نے فارس ابن حاتم کے قتل کا فتویٰ دیا۔ رجال الکشی (حدیث نمبر ۱۰۰۶) کے مطابق جنیدؒ نے فارس کو خاموشی سے قتل کیا اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ قاتل کون ہے۔ جنیدؒ قاتل فارس کے لیے امام نے خود جنت کی ضمانت لی تھی۔

****

بعض غلاۃ کا تذکرہ

ہم نے اوپر کافی سارے غلاۃ کا ذکر کیا ہے جو آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کے دور میں حیات تھے۔ یہاں ہم ان تمام غلاۃ کی ایک فہرست تیار کر دیتے ہیں تا کہ ان کی پہچان ہو جائے۔ ان غلاۃ کے حالات زندگی آپ کو رجال کی کتابوں جیسے کہ کشی، نجاشی، طوسی اور دیگر میں مل جائیں گے۔ بعض غلاۃ تو اس قدر مشہور ہوئے کہ انکا تذکرہ اہل السنّت نے بھی کیا۔ البتہ بعض غلاۃ ایسے تھے جو موت سے قبل حق کو پہچان گئے اور تائب ہو گئے۔ چنانچہ معلیٰ ابن خنیسؒ نے توبہ کی اور بنی عباس کے ہاتھوں شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔ اسی طرح ابو خدیجہ سالم ابن مکرم الجمالؒ ابو الخطاب کے ساتھ نکلے لیکن بعد میں توبہ کر لی۔

ہم یہاں ان پچیس (۲۵) غلاۃ کا ذکر کریں گے جن کا شمار آئمہ معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) کے اصحاب میں ہوتا ہے۔ معلوم رہے کہ کسی امام کا صحابی ہونا غالی کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔ جو شخص صراط مستقیم پر فوت نہیں ہوا اور غلو کے راستے پر چل پڑا پس وہ جہنمی ہے خواہ اس نے امام کی صحبت سے فیض ہی کیوں نہ اٹھایا ہوں۔ صحبت امام زماں اسی وقت مفید ثابت ہوتی ہے جب صحابی کا انتقال ایمان کی حالت میں ہو۔ چنانچہ ہمارے آئمہ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ غلاۃ سے پرہیز کرو پھر چاہے یہ غلاۃ اپنی حالت استقامت میں کتنے ہی نیکوکار کیوں نہ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عصر حاضر کے غلاۃ کے شر سے بچائے۔

یاد رہے کہ غالی ہمیشہ سے غالی نہیں ہوتا۔ ہر غالی پر ایک استقامت کا دور آتا ہے اور پھر گمراہی کا۔ چنانچہ استقامت کی حالت میں غالی جو روایات بیان کرے وہ عموماً مقبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ بعض غلاۃ سے ہماری کتب میں روایات منقول ہیں۔ لیکن بعض غلاۃ ایسے بھی ہو گزرے ہیں جنہوں نے گمراہی کے عالم میں جھوٹی روایات شیعوں سے بیان کیں چنانچہ یہ جعلی احادیث آج ہماری کتب حدیث میں پائی جاتی ہیں۔ علم رجال حدیث کا استعمال کر کے ہم سچی اور جھوٹی روایات میں فرق کر سکتے ہیں۔ اب میں یہاں مختصراً عصر آئمہ میں حیات بعض غلاۃ کا ذکر کرتا چلوں۔ آپ پر لازم ہے کہ ان غلاۃ کے عقائد سے دور رہیں۔

عبداللہ ابن سبا: اس نے امیر المومنین (ع) کے عہد خلافت میں آپ کی ربوبیت کا دعویٰ کیا اور آگ میں جلا کر مارا گیا۔ اس کے قتل کا تذکرہ الکافی میں بھی موجود ہے لیکن وہاں اس کا نام نہیں بتایا گیا۔ البتہ ابن سبا کا وجود ایک تاریخی حقیقت ہے۔

بیان التبان: بیان التبان [بنان البیان] امام سجاد (ع) پر جھوٹ باندھتا تھا۔ یہ اور حارث الشامی امام کو رب قرار دیتے تھے۔ پس خالد ابن عبداللہ قسری (عراق کا اموی گورنر) نے اسے سزائے موت دے دی۔

مغیرہ ابن سعید: اس کا شمار امام محمد الباقر (ع) کے اصحاب میں ہوتا ہے۔ اس نے آپ کے اصحاب کی کتابوں میں جھوٹی روایات ڈال دیں۔ اس کو بنو امیہ کے دور میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے کی بناء پر قتل کیا گیا۔

بشار شعیری: یہ شخص امام جعفر الصادق (ع) کے دور کا غالی تھا جس نے امیر المومنین (ع) کی ربوبیت کا دعویٰ کیا اور علیاویہ فرقے کا بانی قرار پایا۔ اسکی مذمت میں کافی روایات کتابوں میں موجود ہیں۔

بزیع: بزیع کا شمار سری، معمر، حمزہ البربری، صائد النہدی اور ابوالخطاب کے ساتھ امام جعفر الصادق (ع) کے عہد کے غلاۃ میں ہوتا ہے۔ اس کو امام کی زندگی ہی میں قتل کیا گیا تھا جس پر امام نے اللہ کی حمد وثناء بلند کی۔

ابوالخطاب: ابوالخطاب محمد ابن ابی زینب الاسدی مقلاص امام جعفر الصادق (ع) کے دور کا غالی تھا جس نے کوفہ میں بغاوت کی اور خود کو پیغمبر ظاہر کیا۔ یہ امام کی الوہیت کا دعویٰ کرتا تھا اور بنی عباس کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

جعفر ابن واقد: یہ شخص امام جعفر الصادق (ع) کے عہد کا غالی تھا اور اس کا شمار خطابیہ میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اہل البیت کے نام پر شیعوں کا مال کھاتے تھے۔

ابوالغمر: اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو خطابیہ فرقے میں شامل ہو گئے اور آئمہ کے نام پر شیعوں کے اموال میں خیانت کرتے

تھے۔ یہ اور ہاشم ابن ابی ہاشم دونوں ہی حد درجہ مردود، مذموم اور ملعون افراد ہوگزرے ہیں۔

مفضل ابن عمر: یہ شخص امام جعفر الصادق (ع) کا صحابی تھا لیکن اس کا غالی ہونا مختلف فیہ امر ہے۔ بعض شیعہ علماء کے نزدیک مفضل غالی نہیں تھا البتہ بعض کے نزدیک اس کا غالی ہونا ثابت ہے۔ مفضل کی مدح اور مذمت دونوں میں روایات ملتی ہیں۔

یونس ابن ظبیان: یہ امام جعفر الصادق (ع) کے عہد کا غالی تھا جس پر امام علی الرضا (ع) نے لعنت کی ہے۔ اس نے ابوالخطاب کی بیٹی کی قبر پر جا کر اسے "السلام علیک یا بنت رسول اللہ" کہہ کر سلام کیا تھا کیونکہ اس کا تعلق خطابیہ فرقے سے تھا۔

محمد ابن بشیر: یہ امام موسیٰ الکاظم (ع) کے عہد کا غالی تھا جس نے آپ کے متعلق عجیب وغریب دعویٰ کیے۔ امام نے اس پر لعنت کی اور پھر محمد ابن بشیر انتہائی بدترین طریقے سے قتل کیا گیا۔ اس کو ساحری وغیرہ بھی آتی تھی۔

محمد ابن سنان: اس کا شمار امام موسیٰ الکاظم (ع) کے اصحاب میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق بھی علمائے شیعہ میں اختلاف ہے کہ آیا یہ غالی تھا یا نہیں۔ اس کی بھی مدح اور مذمت دونوں میں روایات آئمہ کی لسان مبارک سے وارد ہوئی ہیں۔

محمد ابن فرات: یہ شخص امام علی الرضا (ع) کے دور کا غالی تھا جس کو امام نے سجدہ گاہ اور کھجوریں بھیجیں تا کہ یہ نماز پڑھے اور شراب مت پیئے۔ ابراہیم ابن مہدی عباسی (معروف بہ ابن شکلہ) نے اس کو قتل کیا۔

ابوسمہری: یہ امام محمد تقی (ع) کے عہد کا غالی تھا جس کو امام نے ایک ایسا مکار شخص قرار دیا جو شیعوں کو ورغلاتا تھا۔ امام نے اس کے قتل کا بھی فتویٰ دیا تا کہ شیعوں کو اس بدبخت کے فتنے سے نجات ملے۔

ابن ابی الزرقاء: یہ امام محمد تقی (ع) کے عہد کا غالی تھا جس کو امام نے ایک ایسا مکار شخص قرار دیا جو شیعوں کو ورغلاتا تھا۔ امام نے اس کے قتل کا بھی فتویٰ دیا تا کہ شیعوں کو اس بدبخت کے فتنے سے نجات ملے۔

علی ابن حسکہ: یہ گمراہ شخص امام علی نقی (ع) کے دور کا غالی تھا جس نے دعویٰ کیا کہ نماز اور زکوٰۃ اصل میں معرفت امام کا نام ہے اور مومنین کو واقعی میں پنجگانہ نماز پڑھنے یا زکوٰۃ نکالنے کی حاجت نہیں۔

حسن ابن محمد ابن بابا: اس کا شمار علی ابن حسکہ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ یہ لوگ امام علی نقی (ع) کے دور کے غلاۃ تھے جنہوں نے آئمہ کے نام پر شیعوں کا مال کھایا اور غلو والے عقائد اختیار کیے۔

محمد ابن حصین فہری: یہ ابن بابا کے ساتھیوں میں سے تھا۔ اس کا شمار امام علی نقی (ع) کے اصحاب میں ہوتا ہے۔ اس نے بھی باقی غلاۃ کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا اور امام نے اپنے اصحاب کو اس کے قتل کی اجازت دی۔

حسن ابن علی ابن ابی عثمان: یہ بدبخت سجادہ کے نام سے مشہور تھا اور اس کا شمار امام علی نقی (ع) کے اصحاب میں ہوتا ہے۔ یہ شخص اس قدر بدعقیدہ تھا کہ اس نے ابی الخطاب (ملعون) کو رسول اللہ (ص) سے افضل قرار دیا۔

فارس ابن حاتم: یہ امام علی نقی (ع) کے عہد کا مشہور غالی ہے جس کو جنیدؒ نے قتل کیا تھا۔ فارس ابن حاتم ابن ماہویہ القزوینی ابن بابا جیسوں کا ساتھی تھا۔ اس کا شمار آئمہ کے مذموم نائبین کی فہرست میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

احمد ابن محمد ابن سیار: یہ شخص سیاری کے نام سے مشہور ہے۔امام الحسن عسکری (ع) کے عہد کا غالی ہے۔ یہ تناسخ وغیرہ کا قائل تھا۔ لیکن اس کی روایات کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کو لے کر شیعہ علماء کے درمیان اختلاف ہے۔

احمد ابن ہلال: یہ امام الحسن عسکری (ع) کا صحابی تھا لیکن بعد ازاں محمد ابن عثمان ابن سعیدؒ کی وکالت کا منکر ہو گیا۔ پس امام زمانہ کی جانب سے اس پر لعنت جاری ہوئی۔اس کی موت ۲۶۷ھ میں ہوئی لیکن اس کی بعض مرویات صحیح سمجھی جاتی ہیں۔

محمد ابن نصیر نمیری:: یہ شخص امام الحسن عسکری (ع) کا صحابی تھا لیکن بعد ازاں اس نے خود کو نہ صرف نائب امام بلکہ امام علی نقی (ع) کا نبی ظاہر کرنا شروع کر دیا۔اس کی وفات ۲۷۰ھ کے لگ بھگ ہوئی۔ یہ بد بخت نصیر یہ فرقے کا بانی سمجھا جاتا ہے۔

حسین ابن منصور حلاج: یہ شخص امام مہدی (ع) کی نیابت کا دعوی کرتا تھا اور حلول کا مدعی ہوا۔ بغداد کے سنی فقہاء اور حسین ابن روحؒ نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔ چنانچہ ۳۰۹ھ میں اسے سزائے موت ملی اور اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔

محمد ابن علی شلمغانی: اس نے امام مہدی (ع) کی غیبت صغریٰ میں دعویٰ نیابت کیا لیکن ابوالقاسم حسین ابن روحؒ کی بد دعا کا اثر تھا کہ یہ قتل ہو گیا۔۳۲۳ھ میں اس کی موت واقع ہوئی۔

****

خاتمہ: اکیسویں صدی کے غلاۃ

پس ہم نے آئمہ معصومین (علیہم السلام) کے ادوار میں حیات پچیس (۲۵) غلاۃ کا ذکر کیا۔ ہم نے ان لوگوں کے نام بیان نہیں کیے جنھوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی زندگی میں یا خلیفہ اول کے عہد میں دعویٰ نبوت کیا تھا، مثلاً مسیلمہ، خویلد یا سجاح۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب جھوٹے لوگ تمام مسلمانوں کی نگاہوں میں ملعون و مذموم ہیں۔ اسی طرح ہم نے بعض ایسے غلاۃ کا ذکر یہاں نہیں کیا جن کے متعلق کوئی حدیث اوپر نقل نہیں ہوئی۔ وگرنہ ہم چاہتے تو مزید غلاۃ کے نام یہاں لکھ سکتے ہیں، بالخصوص وہ افراد جنہیں کٹر رجالی علماء (جیسے کہ ابن غضائریؒ) نے غالی لکھا ہے۔ اس ہی طرح ہم نے نصر ابن الصباح جیسے غلاۃ کا ذکر نہیں کیا جن سے کشیؒ نے دیگر غلاۃ کے متعلق احادیث نقل کی ہیں۔ اس ہی طرح ہم نے خصیبی جیسے غلاۃ کا ذکر نہیں کیا جن کا آئمہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں بلکہ یہ شخص اصحاب آئمہ کے فوراً بعد والے طبقے میں شامل ہے۔ پس اس فہرست کو طویل کرنا ہم نے مناسب خیال نہیں کیا۔

غلو کا فتنہ عصر حاضر میں بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ منبروں پر بیٹھنے والے بعض ذاکرین اور تاجران خون حسینی شیعوں کے درمیان یہ الٹے سیدھے عقائد پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی رسوائی سمیٹتے ہیں۔ لوگوں کو توحید کی اہمیت اور نماز کی فضیلت سمجھانے کے بجائے ''علی رب'' کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ''نماز پڑھ گئے کربلا والے'' جیسے جملوں کے استعمال سے فروع دین کو حقیر خیال کیا جاتا ہے۔ عزاداری کی رسومات کو نماز روزہ پر ترجیح دی جاتی ہے اور شریعت کو گویا منسوخ سمجھ لیا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان غلاۃ کو منبروں سے دور رکھا جائے اور شیعہ نوجوانوں کو تعلیمات اہل البیت سے روشناس کرایا جائے۔

لوگوں کو سمجھایا جائے کہ آئمہ اہل البیت (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی الوہیت و ربوبیت کا عقیدہ بالکل باطل ہے۔ لوگوں کو سمجھایا جائے کہ معصومین اللہ کے نیک بندے اور زمین پر خدا کی حجت ہیں جن کی اطاعت تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ معصومین کی بشریت اور ان کے درجہ عبودیت میں شبہ کرنا کفر ہے۔ معصومین کے متعلق متقدمین شیعہ کے صحیح عقائد لوگوں کے درمیان پڑھے جائیں تا کہ عوام جان لے کہ ایک امام پیدا ہوتا ہے، پرورش پاتا ہے، شادی بیاہ کرتا ہے، بوڑھا ہوتا ہے، انتقال کر جاتا ہے، قبر میں لٹایا جاتا ہے، حشر کے میدان میں اٹھایا جاتا ہے، حساب کتاب سے گزرتا ہے اور جنت مکین ہوتا ہے۔ ایک امام بشری حوائج اور تقاضوں سے بھی گزرتا ہے۔ امام کی فضیلت یہ ہے کہ وہ خالق اور مخلوق کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ امام کی ولایت کے بغیر بندوں کے اعمال قبول نہیں ہوتے۔ ایک امام رسول اللہ (ص) کا وارث و جانشین ہے۔ یہ امام کے وہ صحیح فضائل ہیں جو محافل و مجالس میں بیان ہونے چاہئیں۔

افسوس کہ اس دور میں منبر حسینی فاسد العقیدہ لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ امیر الومنین (ع) نے حضرت آدم (ع) کو خلق کیا، آئمہ ہمارے رزق کا انتظام کرتے ہیں اور اس ہی قسم کی دوسری باتیں۔ ان لوگوں کے شرک کا یہ عالم ہے کہ نہ صرف آئمہ اہل البیت بلکہ حضرت عباس ابن علی (علیہا السلام)، حضرت زینب بنت علی (سلام اللہ علیہا) اور امام الحسین (ع) کی دیگر اولاد کو بھی نیم خدا قرار دیتے ہیں۔ کوئی ذاکر بی بی زینب کو معنوی انداز میں خدا کی بیٹی پکارتا ہے تو کوئی ذاکرہ جناب عباس کو خدا کا بچپن کہتی ہے۔ حال تو یہ ہے کہ امام الحسین (ع) کے وفادار گھوڑے ذوالجناح کو بھی اللہ کا شریک قرار دیا جاتا ہے۔

ذاکر حضرات ہی نہیں بلکہ نوحہ خواں اور منقبت پڑھنے والے افراد بھی اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی عظمت میں کمی لائی جائے اور کسی نہ کسی طریقے سے پروردگار عالم کو اپنی مخلوق کے مقابلے پر لا کر کھڑا کیا جائے۔ کوئی نماز کا مقابلہ امام الحسین (ع) سے کرتا ہے تو کوئی ماضی کے انبیاء کی توہین کر کے آئمہ کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لوگوں کو باور کرایا جاتا ہے کہ عزاداری کی رسومات میں شریک ہو جانا کافی ہے اور شیعوں کو تو ماتم داری کے لیے ہی خلق کیا گیا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے عصر حاضر کے غلاۃ نماز روزہ کی اہمیت کو گھٹاتے ہیں۔ لوگوں کو پٹیاں پڑھاتے ہیں کہ سینہ زنی و قمہ زنی کرنے والے کے لیے جنت ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور عمل اس پر واجب نہیں۔ عزاداری کے ثواب میں کوئی شک نہیں اور امام الحسین (ع) کی مصیبت پر ماتم کرنا بیشک ایک فضیلت کی بات ہے۔ لیکن جس طرح ماضی کے غلاۃ ولایت اہل البیت کے نام پر شیعوں کو نماز روزہ سے روکتے تھے، اکیسویں صدی کے غلاۃ عزاداری کے نام پر شیعوں کو عبادت سے باز رکھتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ آئمہ اہل البیت (سلام اللہ علیہم اجمعین) نے شیعوں کو نفل نمازیں پڑھنے، زیادہ سے زیادہ روزے رکھنے، بیت اللہ شریف کا حج بجالانے، اپنے مال میں سے غرباء و مساکین پر خرچہ کرنے، قرآن مجید کو حفظ کرنے اور شیعہ مسلک کی احادیث کا فہم حاصل کرنے کی تاکید کی ہے۔ پس یہ اعمال سب سے افضل ہیں۔

چنانچہ غلاۃ کے فتنے سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غلاۃ کے عقائد سے آگاہی حاصل کی جائے، صحیح تعلیمات اہل البیت کا علم لیا جائے اور غلاۃ کے خلاف قلمی و لسانی جہاد کیا جائے۔ شیعہ نوجوانوں کو سمجھا جائے کہ شیعہ مسلک وہ نہیں جو منبر پر بیٹھنے والا پان فروش تمہیں بتائے بلکہ شیعہ مسلک تو وہ ہے جو ہماری کتابوں میں موجود ہے۔ نیپال کے جنگلوں کے قصے کہانیاں سننے کے بجائے وسائل الشیعہ کا مطالعہ

کیا جائے۔ قائداعظم کی دادی سے منسوب جھوٹی سچی داستانیں کسی کام کی نہیں بلکہ الکافی جیسی کتابوں کو پڑھنا اور سمجھنا ایک شیعہ کی نجات کا باعث ہے۔ ایک حدیث کے مطابق جھوٹے کی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہیں مشرق و مغرب کی خبر لا کر دے گا لیکن جب تم اس سے حلال و حرام کی بابت استفسار کروں گے تو اس کے پاس کچھ علم نہ ہوگا۔ پس غلاۃ کا عالم بھی یہ ہے کہ وہ چین و یونان کی کہانیاں اور خودساختہ معجزات آپکے گوش گزار کریں گے لیکن جب آپ ان سے شرعی امور کے متعلق پوچھیں گے تو ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ چنانچہ صرف اس ہی شخص کو منبر پر آنے دیں جو قرآن کی تلاوت کر سکے، فقہی مسائل سے واقف ہو اور توحید و قرآن پر درس دے۔ توحید ہم شیعوں کی امانت ہے اور اللہ کی کتاب قرآن ہمارا صحیفہ ہے۔ ہم وارثان قرآن و علمبرداران توحید ہیں۔ چنانچہ ہماری محافل و مجالس میں توحید کا پرچار ہونا چاہئے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ توحید و قرآن کا درس صرف اور صرف آئمہ اہل البیت کی روایات کی روشنی میں ہو۔ اپنی مجالس میں بخاری و مسلم کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ قال الباقر (ع) اور قال الصادق (ع) سے اپنی محافل کو زینت بخشو۔ الکافی، عیون اخبار الرضا اور دیگر کتابوں سے توحید کی اہمیت اور قرآن کی فضیلت پر روایات بیان کرو۔ آئمہ اہل البیت کے صحیح السند معجزات بیان کرو تا کہ لوگوں کے ایمان کو تقویت پہنچے۔ ہمارا دین صحیح روایات پر قائم ہے تو خودساختہ روایات کے بیان سے پرہیز کرو۔

آخر میں معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے یہاں مختلف روایات کا ترجمہ علی اصدق نقوی کی کتاب الممدوحین والمقدوحین سے نقل کیا ہے۔ صحیح السند روایات کے لیے میں شیخ محمد آصف محسنیؒ کی تالیف لطیف معجم احادیث معتبرہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے عقائد کے معاملے میں شیخ محمد حسین نجفی معروف بہ ڈھکوؒ کی تصانیف سے بھی فیض حاصل کیا ہے۔

یہ تحقیق عمار مسلم الدوموئی نے کی ہے جن کی ویب سائٹ shiiticstudies.wordpress.com ہے۔ انہوں نے اپنی ویب سائٹ پر کئی موضوعات پر تحاریر و مضامین شائع کیے ہیں۔ اسکے علاوہ iqraonline.net، shiaonlinelibrary.com، shiismandislamichistory.wordpress.com، zurarah.com اور thaqalayn.net بھی ایک شیعہ کی تعلیم اور اصلاح کا باعث بن سکتی ہیں۔ یہ ویب سائٹس شیعہ محققین و مصلحین چلاتے ہیں اور اہل البیت کی صحیح تعلیمات سے لوگوں کو بہرہ مند کرتے ہیں۔ تو مسلک تشیع کا علم ان لوگوں سے لیں جو کتابوں کا مطالعہ کر کے بیٹھے ہیں۔

رابطہ (ٹوئیٹر): @muslim_modest

کتابچہ مکمل ہوا: چہارشنبہ، مؤرخہ ٦ دسمبر ٢٠٢٣ء

******** ختم شد ********